راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز: راجن پور کے تناظر میں ایک مطالعاتی جائزہ

Socio-Economic and Cultural Challenges Faced by Female Teachers in Rajanpur: A Case Study from Rajanpur

*Nuzhat Shahzad, ** Dr. Arshad Munir

*PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan.

**Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan.

KEYWORDS

Cultural challenges
Economic issues
Rajanpur
Southern Punjab
Education
Structural reforms
Women

ABSTRACT

Female teachers in Rajanpur, a remote district in southern Punjab, play a vital role in education but face many obstacles. The region's conservative and tribal traditions limit women's freedom and mobility. While teaching is considered respectable, societal expectations often prevent women from working in distant schools or participating fully in professional activities. Many cannot travel alone, and some families oppose their work outside the home. In addition, the lack of secure and reliable transportation increases their vulnerability, especially in areas with weak infrastructure and law enforcement. Economically, female teachers are disadvantaged with low and delayed salaries, particularly for those on contract. The absence of basic facilities like daycare centers makes it difficult for mothers to balance work and family. Without access to training and professional development, their careers often stagnate, affecting both their personal growth and the quality of education they provide. Cultural barriers, including strict codes of behavior and early marriage pressures, further limit their opportunities. Despite these challenges, many show remarkable resilience and advocate for girls' education. Structural reforms such as safe transport, fair pay, training, and awareness campaigns are essential to empower them and advance education in the region.

موضوع کا تعارف

خواتین اساتذہ کسی بھی تعلیمی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ نہ صرف نئی نسل کی تعلیم و تربیت کرتی ہیں بلکہ معاشرے میں مثبت اقدار کو فروغ دینے میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں، جہاں تعلیمی ڈھانچہ کئی چیلنجز کا شکار ہے، وہاں دیہی علاقوں کی خواتین اساتذہ کو دوہرے بوجھ کا سامنا ہوتا ہے: ایک طرف وہ تعلیمی ذمہ داریوں کو نبھاتی ہیں، اور دوسری طرف انہیں گھریلو اور معاشرتی توقعات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ راجن پور، جو پنجاب کے پسماندہ اضلاع میں شمار ہوتا ہے، وہاں کی خواتین اساتذہ کو خاص طور پر سماجی، ثقافتی اور معاشی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ ان کے مسائل نہ صرف ان کی ذاتی و پیشہ ورانہ زندگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ مجموعی تعلیمی نظام پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ ریسرچ آرٹیکل راجن پور کی خواتین اساتذہ کے ان سماجی مسائل کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے، جنہیں وہ روزمرہ کی زندگی میں جھیلیں ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد نہ صرف ان مسائل کو اجاگر کرنا ہے بلکہ ان کے ممکنہ حل بھی پیش کرنا ہے تاکہ خواتین اساتذہ اپنے فرائض بخوبی انجام دے سکیں۔

راجن پور کا جغرافیائی، ثقافتی و سماجی پس منظر

راجن پور پنجاب کے جنوبی حصے میں واقع ایک پسماندہ ضلع ہے جو دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ اس ضلع کی سرحدیں بلوچستان اور سندھ سے بھی ملتی ہیں۔ راجن پور کی آبادی زیادہ تر دیہی علاقوں میں مقیم ہے اور یہاں زراعت بنیادی ذریعہ معاش ہے۔ (Punjab Development Statistics:2022) تعلیم کی شرح دیگر اضلاع کے مقابلے میں کم ہے، خصوصاً خواتین میں شرح خواندگی تشویشناک حد

تک کم ہے۔ راجن پور میں قبائلی نظام، ثقافتی قدغنیں، اور صنفی امتیاز نمایاں ہے۔ یہاں خواتین کی تعلیم کو اب بھی کئی خاندان غیر ضروری یا ناپسندیدہ سمجھتے ہیں، جس کی وجہ سے خواتین اساتذہ کو نہ صرف اپنے کیریئر کے آغاز میں بلکہ عملی زندگی میں بھی متعدد مشکلات کا سامنا ہوتا ہے (Aurat Foundation:2020) اس ضلع میں تعلیمی ادارے اکثر دور دراز علاقوں میں واقع ہوتے ہیں، اور خواتین کو طویل فاصلے طے کر کے اسکول پہنچنا پڑتا ہے، جس سے ان کی پیشہ ورانہ زندگی مزید متاثر ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مردانہ غلبے والی معاشرتی سوچ بھی خواتین کو پیش رفت سے روکتی ہے۔ (UNDP Pakistan:2021) راجن پور ثقافتی طور پر متنوع ضلع ہے۔ اس کی جغرافیائی ساخت، تاریخی پس منظر، اور نسلی امتزاج نے اس خطے کی ثقافت کو منفرد بنا دیا ہے۔ یہاں کی ثقافت دیہی طرز زندگی، قدامت پسندی، قبائلی وفاداری، اور مذہبی وابستگی کے عناصر سے گہرا تعلق رکھتی ہے (Shah & Hussain, 2020)۔ راجن پور میں بنیادی طور پر سرائیکی، بلوچ، اور پشتون اقوام آباد ہیں۔ ان کے درمیان قبائلی نظام موجود ہے، جو اب بھی اثر انداز ہے۔ یہاں کی غالب زبان سرائیکی ہے، لیکن بلوچی، پنجابی، اور اردو بھی بولی اور سمجھی جاتی ہیں (Ahmed & Hussain, 2021)۔ سرائیکی زبان کے ساتھ جڑی ہوئی لوک داستانیں، شاعری اور گیت اس علاقے کی ثقافتی پہچان ہیں۔ مشہور صوفی شاعر جیسے خواجہ فرید کی شاعری یہاں کے ثقافتی ورثے میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے (Shackle, 1976)۔ راجن پور کے لوگ دیہی، مذہبی اور قبائلی معاشرت کے تابع ہیں۔ یہاں شادی بیاہ، مہندی، عرس، میلوں، اور مذہبی تقریبات میں خاندانی اور برادری نظام کا اہم کردار ہوتا ہے۔ شادی کی رسوم میں وٹہ سٹہ (لین دین کی شادی)، حق مہر، جہیز، اور ولیمہ جیسے مراحل شامل ہوتے ہیں۔ عرس، جیسے خواجہ فرید اور دیگر مقامی صوفی بزرگوں کے مزارات پر ہوتے ہیں، جہاں مرد و خواتین شرکت کرتے ہیں۔ میلے اور لوک گیت، مثلاً جھومر اور دھمال، عوامی ثقافت کا مظہر ہیں۔ یہ رسوم زیادہ تر خاندانی وحدت، قبائلی وفاداری، اور مذہبی عقائد پر مبنی ہوتے ہیں (Qureshi, 2006)۔ راجن پور کا معاشرہ پدر شاہی (patriarchal) نوعیت کا ہے، جہاں مرد فیصلہ ساز حیثیت رکھتے ہیں۔ خواتین کی سماجی حیثیت محدود ہے اور ان سے زیادہ تر گھریلو کردار کی توقع کی جاتی ہے۔ خواتین کی تعلیم کی شرح کم ہے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔ ملازمت کرنے والی خواتین اکثر سماجی مزاحمت اور ثقافتی دباؤ کا سامنا کرتی ہیں (Ali & Khan, 2017)۔ پردہ، محرم، اور نقل و حرکت پر قدغن جیسے اصول عام ہیں یہ صنفی تقسیم راجن پور کی ثقافت کا ایک بنیادی اور پیچیدہ حصہ ہے۔ اسلام یہاں کی اکثریتی مذہب ہے، اور صوفی ازم کا گہرا اثر ہے۔ عوام کی مذہبی وابستگی ان کے طرز زندگی، فیصلوں اور رسوم میں واضح طور پر جھلکتی ہے۔ صوفیاء کرام کے مزاروں پر حاضری، دعا، اور نذر و نیاز جیسے اعمال عام ہیں۔ مذہبی ایام جیسے عیدین، عاشورہ، میلاد النبی ﷺ بڑی عقیدت سے منائے جاتے ہیں۔ یہ روحانی وابستگی لوگوں کو نہ صرف مذہب سے جوڑتی ہے بلکہ ثقافت کو بھی ایک اخلاقی بنیاد فراہم کرتی ہے (Gilmartin, 1998)۔ ثقافتی چیلنجز اور تبدیلیاں کی بات کی جائے تو جدید تعلیم، میڈیا، اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اثرات سے راجن پور کی ثقافت میں تبدیلیاں آرہی ہیں۔ نوجوان نسل میں روایتی اور جدید طرز فکر کے درمیان کشمکش دیکھی جاسکتی ہے۔ خواتین کی تعلیم اور روزگار میں شرکت بڑھ رہی ہے، لیکن ثقافتی رکاوٹیں اب بھی قائم ہیں۔ سوشل میڈیا اور موبائل کلچر نے نوجوانوں کے رویے میں تبدیلی پیدا کی ہے۔ تاہم، ان تبدیلیوں کو سماجی سطح پر پوری طرح قبول نہیں کیا گیا، جس کے نتیجے میں اکثر نئی اور پرانی اقدار کے درمیان تصادم دیکھنے کو ملتا ہے (Rehman, 2022)۔

خواتین کی ملازمت اور راجن پور کے حالات

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز: راجن پور کے تناظر میں ایک مطالعاتی جائزہ

نزهت شہزاد، ڈاکٹر ارشد منیر

راجن پور جیسے پسماندہ اور دیہی ضلع میں خواتین کی ملازمت ایک پیچیدہ سماجی، ثقافتی، اور معاشی مسئلہ ہے۔ یہاں کارروایتی معاشرہ پدر شاہی نظام پر مبنی ہے، جس میں خواتین کو عمومی طور پر گھر کی چار دیواری تک محدود رکھا جاتا ہے۔ تعلیم کی کمی، ثقافتی دباؤ، اور مذہبی تصورات ملازمت پیشہ خواتین کے لیے شدید رکاوٹ بنتے ہیں (Ali & Khan, 2017)۔ دیہی علاقوں میں خواتین کی ملازمت کو اکثر خاندان کی عزت اور روایات کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ خاص طور پر جب کوئی خاتون گھر سے باہر جا کر تدریس، صحت یا دیگر شعبوں میں کام کرتی ہے تو اسے "نامناسب" قرار دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات خاندان اور برادری کی طرف سے دباؤ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ خواتین کو اپنی ملازمت ترک کرنا پڑتی ہے (Shah & Hussain, 2020)۔ اس کے باوجود، کچھ خواتین نے تعلیم یافتہ ہو کر سرکاری اسکولوں میں تدریس یا لیڈی ہیلتھ ورکرز کے طور پر کام شروع کیا ہے۔ ان کی جدوجہد نہ صرف معاشی استحکام کا ذریعہ بنی بلکہ نئی نسل کی خواتین کے لیے ایک مثال بھی قائم کی ہے۔ تاہم، ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کی کمی، ہراسگی، اور معاشرتی مزاحمت اب بھی ان کے لیے چیلنج ہیں (Rehman, 2022)۔

لہذا، راجن پور میں خواتین کی ملازمت ایک مثبت مگر مشکل راستہ ہے، جس کے لیے معاشرتی رویوں میں تبدیلی ناگزیر ہے۔

خواتین اساتذہ کی اہمیت اور کردار

خواتین اساتذہ کسی بھی تعلیمی نظام میں ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ بچوں کی ابتدائی تربیت سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک، ہر سطح پر اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ خاص طور پر بچیوں کی تعلیم میں خواتین اساتذہ کا کردار نہایت کلیدی ہوتا ہے کیونکہ وہ نہ صرف تعلیم دیتی ہیں بلکہ رول ماڈل بھی بنتی ہیں۔ (UNESCO:2022)

تعلیم میں صنفی توازن

پاکستان جیسے ملک میں، جہاں بچیوں کی اسکول میں حاضری کم ہے، وہاں خواتین اساتذہ کی موجودگی والدین کو اعتماد دیتی ہے کہ ان کی بچیاں محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ یہ اعتماد خاص طور پر دیہی علاقوں میں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ (Malik, S:2015)

تربیت اور اقدار کی منتقلی

خواتین اساتذہ نہ صرف نصابی تعلیم دیتی ہیں بلکہ بچوں میں اخلاقی، سماجی اور مذہبی اقدار بھی منتقل کرتی ہیں۔ وہ طلبہ و طالبات کے رویوں، زبان، اور نظم و ضبط پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ علاوہ ازیں معاشی خود مختاری جیسا کہ خواتین کا پیشہ ورانہ شعبے میں آنا، خصوصاً تدریس جیسے معزز پیشے میں، نہ صرف ان کے لیے معاشی خود مختاری کا ذریعہ بنتا ہے بلکہ سماجی مقام میں اضافے کا بھی سبب بنتا ہے۔ (Shah, D:2009)

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش اہم سماجی مسائل

معاشرتی دباؤ اور خاندانی ذمہ داریاں

راجن پور جیسے قدامت پسند معاشرے میں خواتین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ گھریلو امور کو ترجیح دیں۔ اگر کوئی خاتون استاد کے طور پر ملازمت کرتی ہے تو اسے اکثر "گھر اور نوکری دونوں سنبھالنے" کا دباؤ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس دباؤ کے باعث کئی خواتین ذہنی دباؤ، جسمانی تھکاوٹ اور خاندانی تنازعات کا شکار ہو جاتی ہیں۔ (Hassan, R:2019)

تعلیمی اداروں میں صنفی امتیاز

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز: راجن پور کے تناظر میں ایک مطالعاتی جائزہ

نزہت شہزاد، ڈاکٹر ارشد منیر

راجن پور کے کئی تعلیمی اداروں میں خواتین اساتذہ کو مرد ساتھیوں کے مقابلے میں کم اہمیت دی جاتی ہے۔ انہیں انتظامی امور سے دور رکھا جاتا ہے اور اکثر فیصلہ سازی میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اس کے علاوہ انہیں کسی بھی شکایت یا تجاویز کے لیے زیادہ جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ (Punjab

(Education Department:2022)

معاشی مسائل

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو اکثر مالی پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے۔ دیہی علاقوں میں تعلیمی ادارے کم تنخواہ دیتے ہیں، اور کئی دفعہ وقت پر تنخواہیں نہیں ملتیں۔ اس کے علاوہ مہنگائی، ٹرانسپورٹ اور بچوں کی تعلیم کے اخراجات بھی ایک بڑا چیلنج ہیں۔ (UNDP:2021)

ٹرانسپورٹ اور سفر کے مسائل

راجن پور کے اکثر دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کو اسکول پہنچنے کے لیے کئی کلومیٹر سفر طے کرنا پڑتا ہے۔ عوامی ٹرانسپورٹ کا فقدان، سڑکوں کی خراب حالت، اور سفر میں عدم تحفظ کی وجہ سے انہیں شدید مشکلات درپیش ہوتی ہیں (PakistanAct:2010)

تحفظات اور ہر اسانی

کئی خواتین اساتذہ نے یہ شکایت کی ہے کہ انہیں راستے میں یا اسکول کے ماحول میں ہر اسانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ حکومت نے خواتین کے تحفظ کے لیے قوانین متعارف کرائے ہیں، لیکن ان پر عملدرآمد اکثر کمزور رہتا ہے۔

پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع کی کمی

دیہی علاقوں میں تعلیمی تربیت (training) کے مواقع کم ہیں، اور خواتین اساتذہ کو مزید ترقی کے لیے شہروں میں جانا پڑتا ہے، جو کہ کئی سماجی اور ذاتی وجوہات کی بنا پر ممکن نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے وہ اکثر stagnation کا شکار ہو جاتی ہیں۔ (Government of Punjab:2021)

خواتین اساتذہ کی ذاتی آراء

خواتین اساتذہ کے ذاتی تجربات اور آراء اس تحقیق کا ایک اہم حصہ ہیں، کیونکہ ان کی زبانی بیان کردہ مشکلات اور تجربات ان مسائل کی حقیقت کو زیادہ واضح اور حقیقت پسندانہ طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ اس تحقیق کے دوران، راجن پور کی مختلف خواتین اساتذہ سے ملاقاتیں کی گئیں، اور ان سے سوالات کیے گئے کہ وہ کس طرح اپنے پیشے اور زندگی کو متوازن کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور انہیں کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

1- ایک خاتون ٹیچر کا تجربہ

سیدہ فاطمہ، ایک 36 سالہ استانی، راجن پور

"ہمیشہ اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں اسکول میں کام کرتے ہوئے، یا اپنے راستے میں، مجھے کسی قسم کی ہر اسانی یا حملے کا سامنا نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ، گھر کی ذمہ داریاں اور بچوں کی دیکھ بھال بھی ایک مشکل کام ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا لگتا ہے کہ دوہری زندگی گزارنا پڑتی ہے۔"

(Interviews with Female Teachers in Rajanpur:2025)

سفر کی مشکلات

صائمہ بی بی، 42 سالہ استانی، راجن پور

"راجن پور کے دیہی علاقے میں اسکول تک پہنچنے میں ہمیں کئی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اکثر ٹرانسپورٹ دستیاب نہیں ہوتی اور ہمیں پیدل یا رکشہ پر سفر کرنا پڑتا ہے۔ یہ خاص طور پر سردیوں اور گرمیوں میں بہت مشکل ہوتا ہے۔"

(Interviews with Female Teachers in Rajanpur:2025)

مالی پریشانیوں

(نادیہ گل، 38 سالہ استانی، راجن پور)

"ہماری تنخواہیں مہنگائی کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ اس سے مالی دباؤ بڑھ جاتا ہے، خاص طور پر ڈیوٹی پر جانے کا کنونینس الاؤنس بہت کم ہے اپنی تنخواہ میں سے کنونینس بینٹ کرنی پڑتی ہے۔" (Interviews with Female Teachers in Rajanpur:2025)

پیشہ ورانہ ترقی

(رکعت بی بی، 44 سالہ استاد، راجن پور)

"ہمیں اکثر پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع نہیں مل پاتے۔ دور دراز علاقوں میں رہ کر جدید تعلیمی تربیت حاصل کرنا مشکل ہے، اور جو مواقع شہر میں ملتے ہیں، وہ ہمارے لیے تقریباً ناقابل رسائی ہیں۔" (Interviews with Female Teachers in Rajanpur:2025)

حکومت و سماجی اداروں کا کردار

(الف) حکومت کا کردار

پاکستان کی حکومت نے خواتین کے حقوق اور تعلیم کی بہتری کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات میں تعلیم کے لیے قومی پالیسی 2019، خواتین کے تحفظ کے لیے قانون اور خواتین کو تعلیم میں حصہ داری بڑھانے کے پروگرام شامل ہیں۔ تاہم، ان پالیسیوں کا صحیح نفاذ اور عملی صورت میں تبدیلی کم نظر آئی ہے۔ خواتین کی تعلیم کے فروغ کے لیے حکومت نے پاکستان کی قومی تعلیمی پالیسی 2019 میں خواتین کی تعلیم کے فروغ کے لیے خصوصی تدابیر شامل کی گئی ہیں، جس میں دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کو تربیت فراہم کرنا اور اسکولوں میں محفوظ ماحول فراہم کرنا شامل ہے۔ (Government of Pakistan :2020)

خواتین کے تحفظ کے لیے قوانین (جیسے ہراسانی کے خلاف قانون) نے خواتین کو ایک حد تک تحفظ فراہم کیا ہے، مگر ان قوانین پر عملدرآمد میں کئی مشکلات آتی ہیں۔ راجن پور جیسے اضلاع میں حکومت نے اسکولوں کے انفراسٹرکچر میں بہتری لانے کی کوششیں کی ہیں، مگر ٹرانسپورٹ اور دیگر بنیادی مسائل جوں کے توں ہیں۔ (Workplace Act: 2010)

(ب) سماجی اداروں کا کردار

سماجی ادارے جیسے آورت فاؤنڈیشن، شیرکت گاہ، اور پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے خواتین اساتذہ کی حالت زار کو بہتر بنانے کے لیے کئی منصوبوں کا آغاز کیا ہے۔ یہ ادارے خواتین کو حقوق کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں اور ان کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے تربیتی پروگرام فراہم کرتے ہیں۔ (Aurat Foundation:2020)

سماجی اداروں کی جانب سے اقدامات

آورت فاؤنڈیشن نے دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کی حالت بہتر بنانے کے لیے متعدد آگاہی پروگرامز شروع کیے ہیں۔ شیرکت گاہ نے خواتین کو اپنے حقوق کے بارے میں آگاہ کرنے اور معاشی طور پر خود مختار بنانے کے لیے تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا۔ پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن نے خواتین کی تعلیم کے فروغ کے لیے اقدامات کیے ہیں اور انہیں حکومتی پالیسیوں تک رسائی فراہم کی ہے۔ (Shirkat

(Gah:2021)

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز: راجن پور کے تناظر میں ایک مطالعاتی جائزہ

نزہت شہزاد، ڈاکٹر ارشد منیر

خواتین اساتذہ اور ثقافتی رکاوٹیں: ایک عالمی تناظر

عالمی سطح پر مختلف تحقیقات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ خواتین اساتذہ کو ان گنت چیلنجز کا سامنا ہوتا ہے، جو اکثر ثقافتی، مذہبی، اور صنفی امتیاز پر مبنی ہوتے ہیں۔ مثلاً، (2019) UNESCO کی ایک رپورٹ کے مطابق ترقی پذیر ممالک میں خواتین کو تعلیمی میدان میں صنفی عدم مساوات، معاشرتی تحفظ کی کمی، اور قیادت کے مواقعوں میں کمی جیسے مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ (UNESCO: 2019)

(2000) Nussbaum کے "Capabilities Approach" کے مطابق خواتین کو خود مختاری، تعلیم اور انتخاب کی آزادی جیسے

بنیادی انسانی حقوق سے محروم کرنا ان کی پیشہ ورانہ ترقی میں بنیادی رکاوٹ ہے۔

جنوبی ایشیائی سیاق و سباق

جنوبی ایشیا، خصوصاً بھارت، بنگلہ دیش اور پاکستان میں خواتین کی تعلیم اور تدریسی شعبے میں شمولیت کو روایتی اقدار، پدر سری نظام، اور معاشرتی توقعات کے ذریعے محدود کیا گیا ہے۔ (2012) Rao and Rao کے مطابق، دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کو معاشرتی دباؤ، رسل و رسائل کی کمی، اور سیکورٹی مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ مزید برآں، انہیں اسکول کے اندر فیصلہ سازی میں کم اہمیت دی جاتی ہے، جو ان کی نفسیاتی اور پیشہ ورانہ خود اعتمادی کو متاثر کرتی ہے۔

پاکستان میں خواتین اساتذہ کی صورت حال

پاکستان میں خواتین اساتذہ کی حالت بھی مختلف نہیں۔ مختلف مطالعات نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستانی تعلیمی نظام میں خواتین کو کئی سماجی اور ثقافتی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (2017) Ali & Khan نے اپنے تحقیقی مطالعے میں بتایا کہ پنجاب کے دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کو خاندانی اجازت کے بغیر ملازمت کی اجازت نہیں دی جاتی، اور انہیں اکثر گھر اور کام کے درمیان توازن قائم کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ مزید یہ کہ مرد اساتذہ کی نسبت انہیں کم عزت دی جاتی ہے۔ (2015) Shah کے مطابق، پنجاب کے دور دراز علاقوں میں خواتین اساتذہ کو مذہبی اور ثقافتی تحفظات کی بنا پر مکمل تدریسی آزادی حاصل نہیں ہوتی

راجن پور کے مخصوص حالات

راجن پور میں حالات دیگر دیہی علاقوں سے زیادہ پیچیدہ ہیں۔ ضلع راجن پور کی سماجی ساخت قبائلی، پدر سری، اور مذہبی روایات پر مبنی ہے۔ خواتین کی ملازمت کو اکثر معیوب سمجھا جاتا ہے، اور تدریس جیسے شعبے میں بھی ان کی شمولیت کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ (2021) al. نے جنوبی پنجاب میں خواتین اساتذہ پر کی گئی تحقیق میں بتایا کہ راجن پور جیسے علاقوں میں خواتین کو اکثر اسکول جانے کے لیے طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے، جو نہ صرف غیر محفوظ ہوتا ہے بلکہ ان کے خاندان کی طرف سے ناپسندیدہ بھی۔

تحقیقی خلاء (Research Gap)

موجودہ مطالعات عمومی سطح پر خواتین اساتذہ کے مسائل پر روشنی ڈالتی ہیں، تاہم راجن پور جیسے مخصوص، قبائلی اور سماجی طور پر منفرد ضلع پر تحقیقی کام محدود ہے۔ اس تحقیق کی انفرادیت یہی ہے کہ یہ مخصوص علاقے، یعنی راجن پور، اور اس کی ثقافتی پیچیدگیوں کو مرکز بناتے ہوئے خواتین اساتذہ کو درپیش مسائل کا جائزہ لے رہی ہے۔

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز: راجن پور کے تناظر میں ایک مطالعاتی جائزہ

نزهت شہزاد، ڈاکٹر ارشد منیر

کلیدی تھیم (Emerging Themes)

ڈیٹا تجزیے کے دوران درج ذیل پانچ نمایاں تھیمز سامنے آئے:

1. خواتین کی نقل و حرکت پر ثقافتی پابندیاں
2. سماجی تضحیک اور خاندانی دباؤ
3. تعلیمی اداروں میں صنفی امتیاز
4. پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع کی کمی
5. تحفظ اور سیکورٹی کے مسائل

1- خواتین کی نقل و حرکت پر ثقافتی پابندیاں

اکثر خواتین اساتذہ نے بتایا کہ انہیں اسکول جانے کے لیے محرم کا ساتھ ضروری ہوتا ہے، یا کسی قریبی رشتہ دار کی نگرانی میں ہی نقل و حرکت کیا جازت ہوتی ہے۔ ہمارے علاقے میں اکیلی عورت کا گھر سے نکلنا بہت برا سمجھا جاتا ہے، چاہے وہ اسکول ہی کیوں نہ جا رہی ہو۔ یہ پابندیاں نہ صرف ان کی خود مختاری کو متاثر کرتی ہیں بلکہ اسکول تک بروقت پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

District Rajanpur Profile, UNDP Pakistan (2021)

2- سماجی تضحیک اور خاندانی دباؤ

(رفعت بی بی، 34 سالہ استاد، راجن پور)

متعدد شرکاء نے بتایا کہ انہیں معاشرتی سطح پر تدریس کے پیشے کو بطور خاتون اختیار کرنے پر طنز و تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں قبیلہ داری رائج ہے۔

"میرے خاندان والے کہتے ہیں کہ عورت کا کام چولہا ہے، اسکول نہیں۔"

Interviews with Female Teachers in Rajanpur.(2025)

ایسی رکاوٹیں خواتین کی حوصلہ شکنی کا سبب بنتی ہیں اور بعض اوقات وہ ملازمت ترک کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

3- تعلیمی اداروں میں صنفی امتیاز

چند خواتین نے ادارہ جاتی رویے کی شکایت کی، جیسے مرد اساتذہ کو فیصلہ سازی میں ترجیح دینا یا خواتین کی رائے کو غیر اہم سمجھنا۔ کہ اکثر خواتین اسٹاف میٹنگز میں نظر انداز کیا جاتا ہے، صرف مرد ہی فیصلے کرتے ہیں۔ یہ امتیازی سلوک ان کی پیشہ ورانہ خود اعتمادی پر منفی اثر ڈالتا ہے

(Shah, 2015)۔

4- پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع کی کمی

(صالحہ، 48 سالہ استاد، راجن پور)

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز: راجن پور کے تناظر میں ایک مطالعاتی جائزہ

نزہت شہزاد، ڈاکٹر ارشد منیر

خواتین اساتذہ نے شکایت کی کہ انہیں تربیتی کورسز یا ترقی کے مواقع سے محروم رکھا جاتا ہے، یا ان کی پوسٹنگ ایسی جگہوں پر کی جاتی ہے جہاں سہولیات کا فقدان ہوتا ہے۔

”میں نے تین سال سے ترقی کے لیے درخواست دی ہے، لیکن ہر بار مرد اساتذہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔“ یہ مسئلہ پاکستان بھر میں خواتین کی تعلیم سے وابستہ ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے (SALIHA & Khan, 2025)۔

5- تحفظ اور سیکورٹی کے مسائل

(رحمت بی بی، 44 سالہ استاد، راجن پور)

دیہی علاقوں میں اسکولوں کے لیے لمبے فاصلے طے کرنے پڑتے ہیں، جنہیں خواتین نے غیر محفوظ قرار دیا۔

”راستے میں اکثر لڑکے آوازیں کتے ہیں، اور ہمیں کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوتا۔“

یہ مسئلہ راجن پور جیسے اضلاع میں خواتین کے اسکول چھوڑنے کی ایک اہم وجہ بنتا جا رہا ہے (Rehmat et al., 2021)۔

ثقافتی جائزہ:

اثر	مسائل کی نوعیت	تھیم
وقت کی پابندی میں مشکل	نقل و حرکت محدود	ثقافتی پابندیاں
نفسیاتی دباؤ اور ترک ملازمت	خاندانی مخالفت	سماجی تضحیک
کم خود اعتمادی	فیصلہ سازی سے محرومی	ادارہ جاتی صنفی امتیاز
پیشہ ورانہ ترقی کی سست رفتاری	تربیت و ترقی کا فقدان	ترقیاتی مواقع کی کمی
تعلیمی عمل کی رکاوٹ	راستے میں ہراسانی	سیکورٹی کے مسائل

تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ راجن پور کی خواتین اساتذہ کو ثقافتی طور پر متعین کرداروں، سماجی دباؤ، اور صنفی امتیاز کے باعث کئی طرح کی پیشہ ورانہ مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ تمام عوامل نہ صرف خواتین کی تدریسی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں بلکہ ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی میں بھی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

حل اور تجاویز

1- خواتین اساتذہ کی سیکورٹی یقینی بنانا

حکومت کو چاہیے کہ دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کے لیے محفوظ ٹرانسپورٹ مہیا کرے۔ اسکولوں کے راستوں پر سیکورٹی اہلکاروں کی تعیناتی کی جائے۔

ہراسانی کے واقعات کی روک تھام کے لیے فوری شکایتی نظام قائم کیا جائے۔

2- ثقافتی آگاہی پر مبنی کمیونٹی پروگرامز

مقامی علماء، وڈیروں اور کمیونٹی لیڈرز کے ساتھ مل کر شعور بیداری مہم چلائی جائے۔

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز: راجن پور کے تناظر میں ایک مطالعاتی جائزہ

نزہت شہزاد، ڈاکٹر ارشد منیر

"خواتین اور تعلیم" کے موضوع پر گاؤں سطح کے سیمینارز منعقد کیے جائیں۔

خواتین کے کردار کو اجاگر کرنے والے اسلامی و تاریخی ماڈلز کو کمیونٹی ڈائلاگ میں شامل کیا جائے۔

3- خواتین کے لیے قیادت کے مواقع میں اضافہ

اسکولوں میں ویمن کو آرڈینیٹر کی تقرری کی جائے تاکہ وہ خواتین اساتذہ کے مسائل کی نمائندگی کر سکیں۔

خواتین اساتذہ کو پرنسپل اور وائس پرنسپل جیسے عہدوں پر ترقی دی جائے۔

ترہیتی پروگراموں میں خواتین کو قائدانہ صلاحیتوں کی تربیت دی جائے۔

4- تربیتی و ترقیاتی مواقع کی فراہمی

حکومت و NGO اداروں کو چاہیے کہ رورل ایجوکیشن پروگرامز کے تحت خواتین اساتذہ کے لیے خصوصی تربیت کا بندوبست کریں۔

آن لائن ٹریننگ، ویسینارز، اور مختصر کورسز میں خواتین کی ترجیحی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔

ترہیتی مواد کو مقامی زبانوں میں ترجمہ کر کے خواتین کی فہم کو آسان بنایا جائے۔

5- صنفی مساوات پر مبنی تعلیمی پالیسی

پالیسی ساز ادارے اسکولوں میں Gender Equity Framework کو نافذ کریں۔

اسکولوں میں خواتین و مرد اساتذہ کے درمیان برابری کی بنیاد پر تنخواہوں، سہولیات اور فیصلوں کی تقسیم کو یقینی بنایا جائے۔

ہر تعلیمی بورڈ میں Gender Sensitization Committee قائم کی جائے۔

6- خواتین اساتذہ کے لیے قانونی تحفظ

خواتین کے تحفظ کے قوانین جیسے کہ 2010 Harassment Act پر مؤثر عمل درآمد کیا جائے۔

اسکولز میں اندرونی شکایتی سیل بنائے جائیں جہاں خواتین بلا خوف شکایت کر سکیں۔

ہر اسانی کے واقعات کی عدالتی و تفتیشی نگرانی یقینی بنائی جائے۔

7- تحقیق اور ڈیٹا پر مبنی منصوبہ بندی

راجن پور اور دیگر پسماندہ علاقوں میں مستقل بنیادوں پر تحقیقی سروے کیے جائیں تاکہ پالیسی سازی حقیقی ڈیٹا کی بنیاد پر ہو۔

خواتین اساتذہ کے تجربات کو qualitative research کے ذریعے دستاویزی شکل دی جائے تاکہ ان کے مسائل کو پالیسی سطح پر اٹھایا جا

سکے۔

8- بہتر ٹرانسپورٹ اور انفراسٹرکچر

خواتین اساتذہ کے سفر کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے حکومت کو دیہی علاقوں میں ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ

ساتھ اسکولوں کے بنیادی ڈھانچے میں بہتری لانے کی ضرورت ہے تاکہ خواتین اساتذہ کو محفوظ اور آرام دہ ماحول مل سکے۔

9- صنفی مساوات پر مزید کام

تعلیمی اداروں میں صنفی امتیاز کو ختم کرنے کے لیے حکومت کو مزید اقدامات کرنے ہوں گے۔ خواتین اساتذہ کو فیصلہ سازی میں شامل کرنے، ان

کی آواز سننے، اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنے کی ضرورت ہے۔

راجن پور کی خواتین اساتذہ کو درپیش سماجی، معاشی اور ثقافتی چیلنجز: راجن پور کے تناظر میں ایک مطالعاتی جائزہ

نزهت شہزاد، ڈاکٹر ارشد منیر

10- تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیت

حکومت کو خواتین اساتذہ کے لیے مخصوص تربیتی پروگرامز اور ورکشاپس کا انعقاد کرنا چاہیے تاکہ وہ جدید تدریسی طریقوں اور ٹیکنالوجی سے آگاہ ہو سکیں۔ دیہی علاقوں میں تربیت کے مراکز کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے۔

11- مالی امداد اور سکالرشپس

خواتین اساتذہ کے مالی مسائل کو حل کرنے کے لیے خصوصی مالی امداد، سکالرشپس اور قرضوں کی سہولت فراہم کی جانی چاہیے تاکہ وہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی میں آگے بڑھ سکیں۔

یہ اقدامات راجن پور کی خواتین اساتذہ کے سماجی مسائل کے حل میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور ان کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔

نتیجہ:

راجن پور کی خواتین اساتذہ کی سماجی اور پیشہ ورانہ مشکلات کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور سماجی ادارے ایک جامع حکمت عملی اپنائیں۔ خواتین کی تعلیم کا فروغ نہ صرف ان کی ذاتی ترقی کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ پورے معاشرے کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اگر ان مسائل پر توجہ دی جائے تو خواتین اساتذہ نہ صرف اپنے حقوق کا تحفظ کر سکیں گی بلکہ تعلیمی نظام کی بہتری میں بھی اہم کردار ادا کر سکیں گی۔

References

- Aurat Foundation (2020). Gender Equality and Women Empowerment Initiatives.
- Aurat Foundation (2020). Status of Women in South Punjab.
- District Rajanpur Profile, UNDP Pakistan(2021)
- Government of Pakistan (2020). National Education Policy.
- Government of Punjab (2021). Teacher Training Report.
- Hassan, R. (2019). "Work-Family Conflict among Female Teachers." Journal of Gender Studies, BZU Multan.
- Interviews with Female Teachers in Rajanpur.(2025)
- Khan, N. (2021). "Gender Disparity in Education Sector: A Case of South Punjab." South Asian Journal of Social Sciences.
- Malik, S. (2015). "Role of Women Teachers in Education Sector of Pakistan." Pakistan Journal of Education.
- Protection Against Harassment of Women at Workplace Act, 2010 (Pakistan).
- Protection Against Harassment of Women at Workplace Act, 2010.
- Punjab Development Statistics (2022). Bureau of Statistics, Govt. of Punjab
- Punjab Education Department (2022). Teachers' Salary Status in Rural Punjab.
- Shah, D. (2009). Female Teachers in Pakistan: Analysis of Problems and Prospects, UNESCO Pakistan.
- Shirkat Gah (2021). Women Teachers' Rights and Protection in Punjab.
- UNDP (2021). District Mobility & Transport Report: Rajanpur.
- UNESCO (2022). The Role of Female Teachers in Rural Development.